# Rohtas Mahila College , Sasaram

**Dr Shahla Bano**

**Dept of Urdu**

**Course:-**BA part 2 (Hons) paper 3rd (2019-20)

**Topic :-** Gheyas Ahmad Gaddi ki zindagi kaisi Guzri

Scanned with CamSca

غیاث احمد گدی کی زندگی کے شب و روز جس ماحول میں گذرے، وہ غیر ادبی تھا۔ لیکن قدرت نے اُن کے اندر ایک اعلیٰ صلاحیت عطا کی تھی جس کا اظہار اُن کے فن سے ہوتا ہے۔ اگر چہ وہ خود زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھے۔ محض ابتدائی تعلیم درسگاہوں میں حاصل کی تھی۔ لیکن اُن کا ذوق مطالعہ اور ان کی فطری ذہانت لائق تحسین ہے جس نے اُن کو افسانہ نگار بنا دیا۔

غیاث احمد گدی خود اپنے احوال بیان کرتے ہوئے ''میں اور میرے افسانے'' کے عنوان سے اعترافِ نعمت کے طور پر رقمطراز ہیں، لکھتے ہیں کہ:

> ''جنگل اور کھیتوں کی کیاری پر بھینس، گائے چراتے ہوئے یا کسی کوٹھری کے خاموش گوشے میں مٹی کے تیل کے دیئے کی مدھم روشنی میں ایک ایک کر کے کئی حروف سے میری پہچان نے مجھے سخت حیرت اور ساتھ ہی اس قدر مسرت سے ہمکنار کیا کہ حروف سے الفاظ تک پہنچنے کی شعوری کوششیں تیز تر تھیں۔ اس کے بعد چند لمحوں کی ترتیب سے ایک جملہ بنانے میں کامیاب ہوا۔ جس میں معنی بھی تھا۔ پھر اس جملے کو میں نے کئی ڈھنگ سے لکھا اور مفہوم معلوم کئے تو مجھے مسرت ہوئی اور یوں وہ سب کچھ جو میرے ذہن میں اور باطن میں موجود تھا اس کے اظہار کا ایک تخلیقی وسیلہ دستیاب ہوا''۔

غیاث احمد گدی کے افسانوں میں ہم شعور اور تحت الشعور کو دھوپ چھاؤں کی طرح جھلملاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ وہ ایک اچھے تمثیل نگار، مصوّر ہیں۔ اُن کا لہجہ نرم اور انداز پرسکون ہوتا ہے۔ وہ الفاظ کے ذریعہ جذباتِ و احساسات کو تسلسل کے ساتھ بیان کرنے کی قدرت رکھتی ہیں۔ اگر چہ اُن کا اسلوب پرانا ہے لیکن زبان و بیان کی تازگی کی وجہ کر دلکش اور پُر لطف محسوس ہوتے ہیں۔

Scanned with CamSca

بقول پروفیسر محمد حسن:

''غیاث احمد گدی شاید قاضی عبدالستار کے بعد اس دور کا تنہا تہذیبی افسانہ نگار ہے۔ جس کے افسانوں میں تہذیبی پس منظر اس کا حصّہ بن کر ابھرتے یا ڈوبتے ہیں۔ پھر دھیرے دھیرے ان افسانوں میں ایک انجانی تلاش ابھرتی ہے۔ خاص طور پر جنس اور محبت کے موضوع پر غیاث احمد گدی کے سب ہی کردار ایک ان دیکھی تلاش میں ڈوب جاتے ہیں''۔

غیاث احمد گدی نے ابتدا میں بڑی عسرت کی زندگی گذاری تھی اور زندگی کے آخری ایام میں بھی ان کو بہت خوشحالی نصیب نہیں ہوئی۔ اس لئے انہوں نے غربت اور اُس کی اذیت ناکیوں کو بہت قریب سے محسوس کیا تھا بلکہ اسے جھیلا تھا۔ اس لئے اُن کے افسانوں میں اس کی جا بجا جھلکیاں ملتی ہیں اور معاشرے پر گہرا طنز ملتا ہے۔ اُن کے افسانے ''دیمک'' کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے:

''یہ بھی کوئی جینا ہے، جی چاہتا ہے، پنجڑے کو پھونک کر کھلے آسمان کی طرف اڑادوں، مگر اس ارادے کی تکمیل اتنی آسان نہیں، زندہ رہنے کی تمنا میں آدمی کو کتنی بار خودکشی کرنا پڑتا ہے اور مرنے تک زندہ بھی رہنا پڑتا ہے''۔

پروفیسر عبدالمغنی، غیاث احمد گدی کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''غیاث احمد گدی کو عصر حاضر کا ایک نمائندہ اور ممتاز افسانہ نگار تسلیم کرنے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہیئے۔ اُن کے مطالعات کی گہرائی انہیں صوفیت کی حدوں تک پہنچاتی ہے اور ان کے اسلوب کی لطافت بعض وقت شاعری کی حدوں تک پہنچ جاتی تھی۔ وہ ایک بہت حساس اور ہمدرد انسان تھے۔ حالات کی سختی نے ان کے ذہن کی معصومیت پر ضرب لگائی تھی۔ تہذیبی قدروں کی شکست و ریخت سے وہ بہت متاثر تھے۔ انہوں نے آج کے زوال پذیر انسانیت کو آئینہ دکھا کر شاید اسے عبرت دلانی چاہی تا کہ وہ ایک بار پھر ترقی کی طرف رُخ کر سکے۔ گدی کا یہ اجتماعی شعور انہیں ایک ذمہ دار فنکار ثابت کرتا ہے''۔

غیاث احمد گدی کے افسانوں میں وہ ساری خوبیاں پائی جاتی ہیں، جو کلاسیکی افسانے کی خوبیاں ہیں مثلاً کردار نگاری، ماحول کی عکاسی اور کلائمکس وغیرہ غیاث احمد گدی کو کردار نگاری کا

Scanned with CamSca

زبردست ملکہ تھا۔اس کا اندازہ ان کے افسانے ''افعی'' اور ''جوہی کا پودا اور چاند'' وغیرہ سے ہوتا ہے۔ افسانے کا عنوان ''افعی'' میں بڑی رمزیت ہے اور اس کی سب سے بڑی خوبی رمزیت ہے۔سانپ ہماری اسلامی روایت میں علامتی حیثیت رکھتا ہے اور اس میں معنویت کی کئی تہیں ہیں۔ہم جس قدر چاہیں معنی اخذ کر سکتے ہیں۔

''جوہی کا پودا اور چاند'' غیاث احمد گدی کے چند عمدہ اور نمائندہ افسانوں میں سے ہے جس میں ان کا فن عروج پر نظر آتا ہے۔اس افسانے کی بنیاد اگرچہ نفسیاتی اور معاشرتی ہے لیکن اس میں تمام تر استعارے ہندو دیو مالا سے لئے گئے ہیں۔مثلاً راہو کا چاند گرہن کے وقت چاند کو گراس کر لینا اور اس کا لہو پینا وغیرہ۔اس لئے اس کی تفہیم ان لوگوں کے لئے قدرے دشوار ہوگی جو ہندو دیو مالا اور اس کے پس منظر سے واقف نہیں ہیں۔

بقول سید احمد قادری:

> ''غیاث احمد گدی نے اپنے افسانوں میں حیات و کائنات کے اسرار و رموز تک نہ صرف رسائی حاصل کی ہے بلکہ افراد کی زندگی، ان کے دُکھ سُکھ، ان کی آرزوئیں، زندہ رہنے کے لئے ان کی جدوجہد، ان کی کامیابیاں، ناکامیاں، انسان اور انسانی معاشرہ سیاست اور معاشی الجھنیں۔ان سب مسائل اور موضوعات کو بڑی خوش اسلوبی اور فنکارانہ حُسن کے ساتھ پیش کیا ہے۔گدی کا اسلوب سب سے جدا، سب سے الگ ہے وہ اپنے اسلوب اور آرٹ کے خود موجد ہیں''۔

غیاث احمد گدی ایک چابک دست فنکار ہیں۔انہیں اظہار فن کا ڈھنگ آتا ہے۔وہ اپنی کہانیوں میں، ماحول کی خوفناکی، محبت اور ہمدردی کی حلاوت سے قصہ کی ساخت تیار کرتے ہیں۔وہ اپنے تجربے اور مشاہدے سے زندہ جاوید جذبات فراہم کرتے ہیں۔انسان دوسی، ہمدردی اور معصومیت ان کے افسانوں کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

Scanned with CamSca